ساحلِ نور کے ساحل پر ’’ساحلِ نور ادبی میلہ‘‘ کا آغاز، پہلے روز 12 ہزار سے زائد افراد کی شرکت

ساحلِ نور کے ساحل پر ’’ساحلِ نور ادبی میلہ‘‘ جمعرات 18 ستمبر کو شروع ہوا تو پہلے ہی گھنٹے میں ساحلی راستے پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں دکھائی دینے لگیں۔ منتظمین کے مطابق پہلے روز 12 ہزار سے زائد افراد نے میلے کے مختلف حصوں کا رخ کیا، جبکہ ہفتہ اور اتوار کو یہ تعداد مزید بڑھنے کی توقع ہے۔ میلہ 21 ستمبر تک جاری رہے گا۔

میلے کا افتتاح میونسپل کمیٹی ساحلِ نور کے ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر فرحان عزیز قاضی نے کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ’’کتاب اور کتاب دوست ماحول کسی بھی شہر کی اصل پہچان ہوتے ہیں، اور ہم چاہتے ہیں کہ ساحلِ نور صرف سیاحت کے لیے نہیں بلکہ سوچنے والوں کے لیے بھی جانا جائے۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ میونسپل کمیٹی آئندہ مالی سال میں شہر کے تین مزید علاقوں میں چھوٹے پبلک لائبریری مراکز قائم کرے گی۔

میلے کے منتظمین کے مطابق پہلے روز سب سے زیادہ رش ان اسٹالوں پر دیکھا گیا جہاں بچوں کی کتابیں رکھی گئی تھیں۔ اسٹال نمبر 14 پر موجود ایک بک سیلر نے بتایا کہ صبح 11 بجے تک ان کی 60 کتابیں فروخت ہو چکی تھیں، جن میں سے بیشتر خریدار اسکول کے بچے تھے جو اپنے والدین کے ساتھ آئے تھے۔ ایک اور اسٹال پر کتابوں پر 25 فیصد رعایت کا اعلان کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے وہاں بھی خاصا ہجوم رہا۔

میلے میں 144 اسٹالز لگائے گئے ہیں جن میں کتابوں کے اسٹالز کے علاوہ ہاتھ سے بنی اشیا، مقامی کھانوں اور دستکاری کے اسٹالز بھی شامل ہیں۔ منتظمین کے مطابق 12000 مربع فٹ پر محیط پنڈال میں 5.5 میٹر لمبا ایک خصوصی اسٹیج بنایا گیا ہے جہاں روزانہ مختلف پروگرام ہوں گے۔ پہلے روز اس اسٹیج پر مشاعرہ، بچوں کی کہانی سنانے کی محفل اور ایک مکالمہ منعقد ہوا۔ مکالمے کا موضوع تھا ’’ڈیجیٹل دور میں کتاب کا مستقبل‘‘۔ اس میں مقامی اساتذہ، طلبہ اور ادیبوں نے حصہ لیا۔

ڈاکٹر فرحان عزیز قاضی نے کہا: ’’ہمارے نزدیک ساحلِ نور صرف ایک شہر نہیں بلکہ ایک خیال ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ خیال ہر گھر تک پہنچے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ میونسپل کمیٹی نے اس مقصد کے لیے 2 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔ ان کے مطابق میلے کے دوران ہی 3 نئے مراکز کے لیے جگہوں کا انتخاب کر لیا جائے گا۔ ان میں سے ایک مراکز ساحلِ نور کے مشرقی حصے میں قائم کیا جائے گا، جہاں ماہی گیر برادری کے بچوں کی بڑی تعداد آباد ہے۔

میلے کے آرگنائزر اور ساحلِ نور ادبی فورم کے صدر پروفیسر (ریٹائرڈ) نسیم اختر چوہدری نے بتایا کہ میلے کے دوران 37 مختلف سیشنز ہوں گے جن میں شاعری، افسانہ، بچوں کا ادب، ترجمہ اور مقامی تاریخ جیسے موضوعات شامل ہیں۔ ان کے مطابق اب تک 4 ہزار سے زائد افراد ٹکٹ خرید چکے ہیں، جبکہ آن لائن بکنگ کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ٹکٹ کی قیمت اتنی رکھی جائے کہ ہر شخص آسانی سے آ سکے، اسی لیے بیشتر سیشنز مفت ہیں۔‘‘

میلے کے دوسرے روز ہفتہ 20 ستمبر کو صبح 10 بجے ’’ساحلِ نور کا ادبی ورثہ‘‘ کے عنوان سے ایک خصوصی نشست ہوگی، جس میں شہر کے پرانے باشندے اپنی یادیں بیان کریں گے۔ اتوار 21 ستمبر کو اختتامی تقریب میں بہترین اسٹال، بہترین مکالمے اور بچوں کے بہترین خاکے پر انعامات دیے جائیں گے۔ منتظمین کے مطابق اس روز بھی بڑی تعداد میں شرکت متوقع ہے۔

ساحلِ نور کے رہائشی محمد یونس ماہی گیر، جو اپنے بیٹے کے ساتھ میلے میں آئے تھے، نے کہا کہ ’’پہلے ہمیں لگتا تھا کہ یہ میلہ صرف پڑھے لکھے لوگوں کے لیے ہے، مگر یہاں تو ہر عمر کے لوگ موجود ہیں، اچھا لگا۔‘‘ ان کے بیٹے نے بتایا کہ وہ کہانی سنانے کی محفل میں حصہ لے چکا ہے۔ منتظمین کے مطابق ایسے ہی تاثرات کی وجہ سے میلے کے دوسرے روز ٹکٹ کاؤنٹر پر بھی لمبی قطار دیکھی گئی۔

(صفحہ اول کی متفرقات)